کیا شیخ ابن باز کا اسامہ بن لادن کے متعلق فتوی ان کی جانب جھوٹ منسوب ہے؟ شیخ صالح بن فوزان الفوزان (حفظہ اللہ)

اسامہ بن لادن کے متعلق شیخ ابن باز ؒ کے فتوی کی نسبت

کیا یہ جھوٹ ہے؟

فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان (حفظہ اللہ)

سوال:

احسن اللہ الیکم فضیلۃ الشیخ، یہ سائل کہتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرا سوال جس طرح لکھا ہے بالکل اسی طرح شیخ کے سامنے پیش کریں ورنہ میں بروز قیامت اللہ تعالی کے دربار میں آپ سے جھگڑوں گا، سوال یہ ہے کہ کیا مسعری، فقیہ اور اسامہ بن لادن مسلمانوں کی جماعت سے نکلنے والے کہلائیں گے؟ آپ کی کیا رائے ہے ان کے بارے میں جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ شیخ ابن باز (رحمہ اللہ علیہ) نے اسامہ بن لادن کے بارے میں کچھ نہیں فرمایا، اور جو فتوی شیخ (رحمہ اللہ علیہ) کی جانب منسوب ہے وہ جھوٹا ہے، اور وہ اس مذکورہ مقولہ سے بہت حجت پکڑتے ہیں؟

جواب:

یہ افراد جو ہیں مسعری، فقیہ اور اسامہ بن لادن خود اپنے اقوال وافعال ہی سے جانے پہچانے جاتے ہیں اور لوگ جانتے ہیں کہ ان پر کوئی جھوٹ نہیں بولا گیا اسی طرح شیخ ابن باز (رحمہ اللہ علیہ) کا فتوی بالکل سچ ہے اور ہم نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے اور یہ شیخ (رحمہ اللہ علیہ) کی حیات ہی میں مجموع الفتاوی کی صورت میں چھپ کر آپ کے سامنے پیش کیا جاتا رہا اور تمام مشائخ بھی اس سے باخبر ہیں، لیکن کسی نے بھی اس کی شیخ کی جانب نسبت کا انکار نہیں فرمایا، لہذا یہ فتوی جھوٹا نہیں ہے جو یہ دعوی کرے کہ یہ فتوی جھوٹا ہے تو وہ

خود کذاب (سب سے بڑا جھوٹا) انسان ہے۔

۔ اسامہ بن لادن کا اس دور کے امام اہل السنہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ پر طعنہ زنی کرنا ۔

امام ابو حاتم(رحمہ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

“من علامة أهل البدع الوقيعة فى أهل الأثر”

[اللالكائى(1/179)]

(اہل بدعت کی علامت میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اہل اثر پر طعنہ زنی اور تبرا بازی کرتے ہیں)

اسامہ بن لادن یہ دعوی کرتا ہے کہ امام صاحب کے فتاوی امت کو گمراہی کے ستر گھاٹیاں نیچے لے جائیں گے!۔

۔ اسامہ بن لادن امام عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ علیہ سے کئے گئے اپنے خطاب بتاریخ ۲۷/۰۷/۱۴۱۵ ھ جو نصیحہ کمیٹی لندن کی جانب سے صادر ہوا میں کہا:

” ونحن سنذكركم فضيلة الشيخ ببعضٍ هذه الفتاوى والمواقف التى قد لاتلقون لها بالا ، مع أنها قد تهوى بها الأمة سبعين خريفا فى الضلال”

(فضیلۃ الشیخ ہم آپ کے سامنے آپ کے بعض ایسے فتاوی اور مواقف بیان کریں گے جن کی شاید آپ کو اتنی پرواہ نہ ہو مگر درحقیقت ان کے سبب امت گمراہی کی ستر گھاٹیوں میں جا گر سکتی ہے)

۔امام صاحب کے فتاوی خطر ناک ہیں اور شرائط پر پورے نہیں اترتے!۔

پھر اپنے ایک دوسرے خطاب بتاریخ ۲۸/۰۸/۱۴۱۵ھ میں امت کو شیخ ابن باز (رحمہ اللہ علیہ) کے فتاوی سے خبردار کرتے ہوئے کہتا ہے:

” ولذا فاننا تبہ الأمہ الی خطورہ مثل ہذہ الفتاوی الباطلہ وغیر مستوفیہ الشروط”

(اسی وجہ سے ہم امت کو ان باطل فتاوی جو شروط پر پورے نہیں اترتے کی خطرا انگیزی سے خبردار کرتے ہیں)

امام صاحب حکومتی علماء میں سے ہیں جو ظالموں کی طر فداری کرتے ہیں!

دوسری جگہ کہا:

” ان علہ المسلمین الیوم لیست فی الضعف العسکری، ولا فی الفقر المادی وانما علتهم خیانات الحاکم وتخاذل، وتخاذل الأنظمہ وضعف أهل الحق واقرار علماء السلطان لهذا الوضع ورکونهم الی الذین ظلموا من حکام السؤوسلاطین الفساد”

(مسلمانوں کی موجودہ بیماری عسکری قوت کی کمی نہیں، اور نہ ہی مادی قسم پر سی ہے ، بلکہ ان کی اصل بیماری حکمرانوں کی خیانتیں، نظاموں کا خذلان اور اہل حق کی کمزوری، ہے اور حکومتی علماء کا اس صورتحال کو تسلیم کرنا اور ان برے حکمرانوں اور فسادی بادشاہوں کی طرفداری کرنا ہے)

امام صاحب کے مواقف امت اور اسلام پر عمل پیرا ہونے والوں کے لئے عظیم نقصانات کا باعث ہیں!

اور کہا:

” فقد سبق لنا فی(ہیئہ النصیحہ والا صلاح) أن وجهنا لکم رسالہ مفتوحہ فی بیاننا رقم(١١) وذکر ناکم فیها باللہ، وبوا جبکم الشرعی تجاہ الملہ والأمہ، ونهینا کم فیها علی مجموعہ من الفتاوی والمواقف الصادرہ منکم والتی ألحقت بالأ ٍمہ والعاملین للا سلام من العلماء والدعاہ أضرارا جسیمہ عظیمہ”

(کمیٹی برائے نصیحت واصلاح کی طرف سے آپ کو ایک

کھلا خط ہمارے بیان رقم(۱۱) کی صورت میں موصول ہوچکا ہے جس میں ہم نے آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاطر اس ملت وامت کی جانب سے جو آپ پر واجب ہوتا ہے ذکر کیا ، اور اس میں ہم نے آپ کو ان مجموعۂ فتاوی اور مواقف جو آپ سے صادر ہوئے سے روکا جو امت اور اسلام پر عمل پیدا ہونے والے علماء اور داعیان کے لئے بہت عظیم نقصان کا باعث (ہیں)

﴿ امام صاحب ظالم طاغوتوں کے دوست ہیں!﴾

اسی طرح کہا :

” فضیلۃ الشیخ لقد تقدمت بکم السِن ، وقد کانت لکم أیاد بیضاء فی خدمۃ الاسلام سابقاً ، فاتقوا اللہ وابتعدوا عن ھؤلاء الطواغیت والظلمۃ الذین أعلنوا الحرب علی اللہ ورسولہ“

(فضیلۃ الشیخ آپ اتنی عمر رسیدہ ہو چکے ہیں اور آپ کی اس سے پہلے اسلام کے لئے روشن خدمات ہیں، پس آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور ان طاغوتوں اور ظالموں سے دور رہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا ہے)

﴿ ان کے فتاوی مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے!﴾

یہ بات کچھ یوں کہی کہ :

” ونحنٍ بین یدی فتواکم الأخیرۃ بشأن مایسمی بھتاناً بالسلام مع الیھود والتی کانت فاجعۃ للمسلمین حیث استجبتم للرغبۃ السیاسیۃ للنظام لما قررإظھار ماکان یضمرہ من قبل ، من الدخول ھذہ المھزلۃ الاستٍسلامیۃ معٍ الیھود فأصدرتم فتوی تبیح السلام مطلقا ومقیداً مع الیھود

(ہمارے سامنے آپ کا آخری فتوی موجود ہے جس کا برمبنی بہتان عنوان ہے ”یہود کے ساتھ صلح“ جو کہ مسلمانوں کے لئے کسی سانحہ سے کم نہیں ، کہ آپ نے اس نظام کے لئے سیاسی رغبت کا اظہار فرمایا جو اس

بات کو ظاہر کرتا ہے جو پہلے مخفی تھی، یعنی آپ نے یہود کے ساتھ مطلق اور مقید صلح کو مباح قرار دینے کا فتوی جاری فرمایا)

□ اسی طرح الجزیرہ کے ساتھ انٹرویو بتاریخ ۰۸/۰۴/۱۴۲۲ ھ میں اور کیسٹ بعنوان "استعدوا للجهاد" (جہاد کے لئے تیار ہو جاؤ) میں کہا اور کیا ہی برا کہا :

" من زعم أن هناك سلام دائم مع اليهود فهوقد كفر بما أنزل على محمد صلى الله عليه وسلم"

(جو یہ گمان کرتاٍ ہے کہ کوئی صلح کہ یہود کے ساتھ باقی ہے تو یقینا اس نے اس چیز کا کفر کیا جو محمد (ﷺ) پر نازل ہوئی)

□ امام صاحب کے فتاوی لوگوں پر معاملہ کو ملتبس اور مشتبہ کرنے کا سبب ہیں جسے ایک عام مسلمان تک تسلیم کرنے کو تیار نہ ہوگا!□

اسامہ بن لادن نے کہا کہ :

" ان فتواكم هذه كانت تلبيساً على الناس لما فيها من اجمال مخل وتعميمٍ مضل ، فهى لا تصلح فتوى فى حكم سلام منصف ، فضلا عن هذا السلام المذيف مع اليهود الذى هوخيانةٌ عظمى للاسلام والمسلمين، لايقر هامسلم عادى فضلا عن عالم مثلكم يفترض فيه من الغيرة على الملة والأمة"

(آپ کا یہ فتوی لوگوں پر معاملہ کو متلبس کرتا ہے کیونکہ اس میں جو خلل زدہ اجمال اور گمراہ کن عمومیت ہے وہ اس فتوی کو ایک منصفانہ صلح تک کے لئے ناقابل عمل بناتی ہے چہ جائیکہ یہود کے ساتھ اس مضحکہ خیز صلح کے لئے قابل عمل ہو، یہ اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ سب سے بڑی خیانت ہے، ملت اور امت کے لئے غیرت ایک عام مسلمانِ تک کو اسے قبول کرنے سے روکتی ہے چہ جائیکہ آپ جیسا عالم

ایسی بات کر□)